۸۔ چوہوں کی دعوت

رابندر ناتھ ٹیگور

9S24HF

پہلی بات: سماج میں استاد کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے۔ وہ جہاں تعلیم کے دوران اپنے طلبہ کے ساتھ سختی برتتا ہے وہیں ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ بھی کرتا ہے۔ بچّوں کے ساتھ محبّت کرنے کی وجہ سے بچّے اپنے استاد سے مانوس ہوجاتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ ذیل کے سبق میں بھی استاد کی محبت اور تربیت کو بیان کیا گیا ہے۔

جان پہچان: رابندر ناتھ ٹیگور بنگلا زبان کے مشہور شاعر تھے۔ ۷؍مئی ۱۸۶۱ء کو وہ کولکاتا کے جوڑاسانکو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام دیویندر ٹھاکر تھا۔ ٹیگور کو موسیقی سے بھی لگاؤ تھا۔ انھوں نے تعلیم کو عام کرنے کے لیے 'شانتی نکیتن' میں وِشو بھارتی یونیورسٹی قائم کی تھی۔ ان کی مشہور تصنیف 'گیتانجلی' پر انھیں 'نوبل انعام' دیا گیا تھا۔ ٹیگور نے شاعری کے علاوہ بنگلا زبان میں ڈرامے اور کہانیاں بھی لکھی ہیں۔ پوسٹ ماسٹر اور کابلی والا ان کی مشہور کہانیاں ہیں۔ ٹیگور کا انتقال ۷؍اگست ۱۹۴۱ء کو کولکاتا میں ہوا۔ اس کہانی کو شبیر احمد نے بنگلہ زبان سے اُردو میں منتقل کیا ہے۔

چھٹیّوں کے بعد لڑکے ٹرین میں اسکول لوٹ رہے تھے۔ لڑکوں کو معلوم ہوگیا تھا کہ اُن کے اسکوٗل میں نئے ماسٹر صاحب آنے والے ہیں۔ بچّے اس بات سے خوش نہیں تھے۔ ان میں ایک لڑکا 'بچکن' اُن سب کا لیڈر تھا۔ وہ غصّے سے چِلّایا، ''ہم اُس نئے ماسٹر سے ہرگز نہیں پڑھیں گے۔''

سب لڑکے ایک ساتھ چلّائے ... ''نہیں پڑھیں گے، نہیں پڑھیں گے۔''

آڑکھولا اسٹیشن سے ایک بوڑھا اُسی ڈبّے میں سوار ہوا۔ بوڑھے کے پاس ایک لپٹا ہوا بستر، ایک چھوٹا سا ٹرنک اور کچھ پوٹلیاں تھیں۔ دو تین مِٹّی کی ہانڈیاں بھی تھیں جن کے منہ پر پرانے کپڑے بندھے تھے۔ بچکن نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا، ''یہاں جگہ نہیں ہے، بُڈّھے۔ دوسرے ڈبّے میں جاؤ۔''

بوڑھے نے کہا، ''گاڑی میں بہت بھیڑ ہے۔ کہیں جگہ نہیں۔ میں یہاں اس کونے میں پڑا رہوں گا۔ تم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔'' یہ کہہ کر بوڑھا ان کی سیٹ سے اُتر گیا اور فرش پر بستر رکھ کر بیٹھ گیا۔

بچّے ایک بار پھر نئے ماسٹر کے خلاف باتیں کرنے لگے۔

آسنسول اسٹیشن پر گاڑی ایک گھنٹا رُکنے والی تھی۔ بوڑھے نے سوچا۔ اتنی دیر میں نہا دھو لیا جائے۔ وہ ڈبّے سے اُتر کر اسٹیشن پر بنے حمام میں چلا گیا۔ جب نہا دھو کر گاڑی میں سوار ہوا تو بچکن بولا، ''بڑے میاں! اِس ڈبّے میں مت بیٹھیے۔''

''کیوں بھائی؟''

''یہاں چوہوں نے ہنگامہ مچا رکھا ہے۔''

''چوہوں نے!''

”جی ہاں۔ دیکھیے نا، آپ کی ان ہانڈیوں کا کیا حال کر دیا ہے اُنھوں نے۔“

بوڑھے نے دیکھا جس ہانڈی میں کدّو تھے، وہ خالی ہو چکی ہے اور جس میں کھوے کے لڈّو تھے، اس میں ایک دانہ بھی نہیں بچا ہے۔

بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا، ”لگتا ہے بیچارے چوہوں کو بڑی بھوک لگی تھی۔“

بچکن بولا، ”نہیں نہیں، ان کی ذات ہی ایسی ہے۔ بھوک نہ بھی لگے تب بھی کھا لیتے ہیں۔“

تمام بچّے کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ ایک لڑکا بولا، ”اگر کچھ اور ہوتا تو وہ بھی کھا جاتے۔“

بوڑھے نے کہا، ”گاڑی میں ایک ساتھ اتنے سارے چوہے ہوں گے، اس کا مجھے علم نہ تھا۔ اگر معلوم ہوتا تو اور بھی چیزیں ساتھ لے آتا۔“

جب بچّوں نے دیکھا اتنی شرارت کرنے کے باوجود بوڑھے کی پیشانی پر بَل نہیں پڑا تو وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ بردوان اسٹیشن پر گاڑی آ کر تھم گئی۔ بوڑھے نے کہا، ”بچّو! میں اب تمھیں اور تکلیف نہیں دوں گا۔ یہیں اُتر کر ڈبّا بدل لوں گا۔“

”نہیں نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کو ہمارے ساتھ اسی ڈبّے میں رہنا پڑے گا۔ آپ کی پوٹلی میں اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو ہم اس کی پہریداری کریں گے۔ اب ہم آپ کی کوئی چیز برباد ہونے نہیں دیں گے۔“ بوڑھے نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔

تھوڑی دیر میں ایک مٹھائی والا ٹھیلے پر مٹھائیاں لادے چلا آیا۔ بوڑھے نے ڈھیر ساری مٹھائی خریدی اور بچوں میں تقسیم کر دی۔ ”اب چوہوں کی بھوک مٹ جائے گی۔“ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

لڑکے خوشی سے اُچھل پڑے۔ بوڑھے اور لڑکوں میں دوستی ہو چکی تھی۔ بچکن نے پوچھا، ”آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

بوڑھے نے کہا، ”میں نوکری ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔ جہاں نوکری مل جائے گی، وہیں اُتر جاؤں گا۔“

ایک لڑکے نے پوچھا، ”آپ کس قسم کی نوکری کرتے ہیں؟“

بوڑھے نے کہا، ”میں اسکول ماسٹر ہوں۔ بچّوں کو پڑھاتا ہوں۔“

لڑکے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ بولے، ”آپ ہمارے اسکول میں چلیے۔“

”تمھارے اسکول والے مجھے کیوں رکھنے لگے؟“

”انھیں رکھنا ہی ہوگا ورنہ ہم ہڑتال کر دیں گے۔“

”تم لوگوں نے تو مجھے اُلجھن میں ڈال دیا۔ خیر، اگر تمھارے اسکول والے پسند کریں گے تو میں تیار ہوں۔ چلو، میں تمھارے ساتھ ہی چلتا ہوں۔“

گاڑی اسٹیشن پر آ کر رکی۔ پلیٹ فارم پر اسکول

کے سکریٹری صاحب کسی کے انتظار میں کھڑے تھے۔ بچّوں نے سوچا، یہ اچّھا موقع ہے۔ اُنھوں نے بوڑھے سے کہا، ”وہ دیکھو، ہمارے اسکول کے سکریٹری صاحب ہیں۔ ہم اُن سے تمھاری سفارش کریں گے۔“ بوڑھا مسکرایا۔

اتنے میں سکریٹری صاحب آگے بڑھے۔ انھوں نے بوڑھے کے گلے میں پھولوں کی مالا ڈالی اور بولے، ”ماسٹر صاحب! ہمارے گاؤں میں آپ کا استقبال ہے“ اور قدم چھوکر اُنھیں پرنام کیا۔

تمام بچّے حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

معنی و اشارات Glossary

ٹرنک	-	صندوق Trunk
کدما	-	بنگالی مٹھائی Bengali sweet
پوٹلی	-	چھوٹی گٹھری A small bundle
پہرے دار	-	چوکی دار Security guard
سفارش	-	کسی کے حق میں کلمۂ خیر Recommendation
پرنام کرنا	-	آداب کرنا To salute

مشق Exercise

○ ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ بچکن کون تھا؟
۲۔ بوڑھا کون سے اسٹیشن سے سوار ہوا؟
۳۔ بوڑھا سیٹ سے اُتر کر کہاں بیٹھا؟
۴۔ بچّے کس کے خلاف باتیں کر رہے تھے؟
۵۔ لڑکے خوشی سے تالیاں کیوں بجانے لگے؟
۶۔ ماسٹر صاحب کو کس نے پرنام کیا؟

○ مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ بوڑھے کے پاس کیا سامان تھا؟
۲۔ بچّوں کی شرارت کے باوجود بوڑھے کا برتاؤ کیسا تھا؟
۳۔ بوڑھا نہا دھوکر آیا تو اس نے کیا دیکھا؟
۴۔ لڑکے بوڑھے کے دوست کیوں بن گئے؟

غور کر کے بتائیے Think carefully

۱۔ بوڑھے نے ڈبّا بدلنا چاہا تو لڑکوں نے منع کیا۔
۲۔ بوڑھے نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔
۳۔ تمام بچّے حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

سرگرمی/منصوبہ (Project / Activity) :

۱۔ اپنی یا اپنے کسی دوست/سہیلی کی شرارت کا واقعہ دلچسپ انداز میں لکھیے۔
۲۔ اس سبق میں ایک بنگالی مٹھائی ’کدما‘ کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ پانچ مٹھائیوں کے نام لکھیے۔
۳۔ آپ کو اپنے استاد کی جو خوبیاں پسند ہوں انھیں اپنی بیاض میں لکھیے۔

آ یئے زبان سیکھیں (Learning Language)

قواعد Grammar

ان جملوں کوغور سے پڑھیے :

ا۔ حضورؐ ایک اونٹنی پرسوار تھے۔

۲ آپؐ نے فرمایا، ''میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو۔وہ جس مکان کے سامنے رُک جائے گی، میں وہیں قیام کروں گا۔

ان جملوں میں لفظ 'اونٹنی' دوبار آیا ہے۔تیسری مرتبہ بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ اونٹنی جس مکان کے سامنے رک جائے گی۔لیکن اس جملے میں 'اونٹنی' کی بجائے لفظ 'وہ' استعمال کیا گیا ہے۔اسی طرح 'حضورؐ نے فرمایا، ''میں وہیں قیام کروں گا۔''

اس جملے میں لفظ 'میں' آپؐ نے اپنے لیے کہا ہے۔

اونٹنی اسم ہے/حضور اسم ہے۔اسم کی تکرار نہ ہو اس لیے ان کی بجائے کچھ اور الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ایسے الفاظ کو 'ضمیر' (pronoun) کہتے ہیں۔'وہ/ میں' ضمیریں ہیں۔ان کے علاوہ 'تو، تم، ہم، آپ، ان' وغیرہ الفاظ بھی اسم کی جگہ استعمال کیے جاتے ہیں۔یہ بھی ضمیریں ہیں۔انھیں 'ضمیر شخصی' (personal pronoun) کہتے ہیں۔

پڑھے گئے اسباق میں سے ضمیر والے جملے تلاش کر کے لکھیے اور ضمیروں کو نشان زد کیجیے۔

☆☆☆

ضمیرِ شخصی/ذاتی Personal Pronoun

آپ پڑھ چکے ہیں کہ 'تو، تم، میں، ہم، وہ، آپ' جیسے الفاظ اسم کی جگہ استعمال کیے جاتے ہیں اور انھیں 'ضمیر شخصی' (Personal Pronoun) کہتے ہیں۔

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

ا۔ مَیں اسے پڑھاؤں گا۔

۲۔ ہم اس نئے ماسٹر سے ہرگز نہیں پڑھیں گے۔

یہاں پہلے جملے میں کسی ایک شخص نے اپنے لیے کہا ہے کہ 'میں اسے پڑھاؤں گا'۔

دوسرے جملے میں لڑکے بھی اپنے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ 'ہم نئے ماسٹر سے نہیں پڑھیں گے'۔

ان جملوں میں 'مَیں - ہم' کی ضمیریں جو 'ایک شخص' اور 'ایک سے زیادہ شخص' نے اپنے لیے استعمال کی ہیں، انھیں 'ضمیر متکلّم' (First Person Pronoun) کہتے ہیں۔

ضمیر کی قسمیں Types of Pronoun

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر غور کیجیے۔

ا۔ تو ایسا خدمت گار ہے جو کبھی تھکتا نہیں۔

۲۔ تم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

۳۔ آپ کہاں جارہے ہیں؟

ان جملوں میں 'تو، تم، آپ' کی ضمیریں آئی ہیں۔ پہلے جملے میں 'تو' ایک مشینی آدمی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔'تم' لڑکوں سے کہا گیا ہے۔'آپ' ماسٹر صاحب سے کہا گیا ہے۔

'تو، تم، آپ' کے الفاظ ایک یا زیادہ لوگوں سے بات کرتے وقت استعمال کیے جاتے ہیں۔ انھیں 'ضمیر مخاطب' (Second Person Pronoun) کہتے ہیں۔

ذیل کے جملوں کو پڑھیے۔

وہ گیند کیسے اور کہاں پھینکے گا؟

وہ دو دفعہ باؤنڈری لائن تک گئے۔

ان جملوں میں لفظ 'وہ' ضمیر ہے اور پہلے جملے میں ایک شخص کے لیے اور دوسرے جملے میں زیادہ لوگوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔یہاں جس کے بارے میں کہا جارہا ہے وہ سامنے/قریب نہیں، دور یا غائب ہے اس لیے ضمیر 'وہ' کو 'ضمیر غائب' (Third Person Pronoun) کہتے ہیں۔